خصوصی سیکشن 2: بر آمدات کی نمو کی رفتار برقرار رکھنے میں مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔

رواں مالی سال کے ابتدائی 9 مہینوں میں پاکستان کی ٹیکسٹائل بر آمدات میں 10.8 فیصد نمو ہو چکی ہے۔ گذشتہ 3 برسوں میں اس شعبے کی مسلسل کمزور کارکردگی اور ملک کے مجموعی توازنِ ادائیگی پر اس کے مضمرات کو مدنظر رکھتے ہوئے بر آمدات کی بحالی یقیناً تسلی بخش ہے۔ تاہم، اس رفتار کا تسلسل برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے، گو کہ جی ایس پی پلس اسٹیٹس میں توسیع حوصلہ افزا ہے تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ ٹیکسٹائل کے شعبے کے بنیادی طرز فکر میں تبدیلی لائی جائے اور اسے درمیانی سے طویل مدت کے دوران اپنی مصنوعات کی رینج کو متنوع بنانا چاہیے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ، پاکستانی اشیاسازوں کو مصنوعی ریشے سے بنی اشیا کی عالمی منڈی میں زیادہ جارحانہ طور پر سرایت کرنا چاہیے کیونکہ یہ منڈی عرصہ ہوا سوتی ٹیکسٹائل سے آگے نکل چکی ہے۔ گو دیر سے سہی، پاکستانی بر آمد کنندگان اب بھی اپنی جگہ بنا سکتے ہیں اگر ان کو مسابقتی قیمتوں پر ضروری خام مال تک رسائی مل سکے۔ اس سیکشن میں مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل کی عالمی منڈی کے تحرکات اور ان وجوہات پر تفصیلی اظہارِ خیال کیا گیا ہے جو اس شعبے میں مقامی اشیاسازوں کے پیچھے رہ جانے کا باعث بنی ہیں۔

پس منظر

دھاگے کی عالمی کھپت میں کپاس کا حصہ 1960ء کے تقریباً 70 فیصد سے کم ہو کر 2016ء کے آخر تک صرف 27 فیصد رہ گیا ہے۔[1] مصنوعی یا انسانی ساختہ ریشوں (ایم ایم ایف) بالخصوص پولی ایسٹر نے اب اس کی جگہ لے لی ہے۔ مصنوعی ریشوں کے پولی مرز اب سفری اور کھیلوں کے لباس کے لیے بہت مقبول ہیں کیونکہ یہ سوتی کپڑے جیسے روایتی حریفوں کے مقابلے میں سلوٹوں اور نمی کے خلاف زیادہ مزاحمت کرتے ہیں۔ تاہم، مصنوعی ریشوں کی ٹیکسٹائل کی بڑھتی ہوئی طلب کے باوجود پاکستان کی ٹیکسٹائل صنعت بے حد سست رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے: ہماری تیار ملبوسات کی بر آمدات میں مصنوعی ریشے کے آمیزے کا تناسب 20:80 ہے جبکہ آمیزش شدہ دھاگے کی پیداوار کے لیے ابھی محض 25 فیصد پاکستانی اسپننگ مشینیں انسانی ساختہ ریشے استعمال کر رہی ہیں۔[2] مزید برآں، انسانی ساختہ ریشوں کے ملبوسات کی منڈی میں ملک کا حصہ بے حد معمولی (امریکی منڈی میں محض 0.4 فیصد) ہے۔

---

[1] ماخذ: بین الاقوامی کپاس مشاورتی کمیٹی۔

[2] کمال اور اسلام (2010ء) کے مطابق "پاکستان کی تیار ملبوسات کا بڑا حصہ سوتی کپڑے پر مبنی ہے۔ ٹیکسٹائل میں تقریباً 72 فیصد سرمایہ کاریاں اور 82 فیصد ٹیکسٹائل صنعتی اکائیاں سوتی اسپننگ، ویونگ اور پروسیسنگ سے وابستہ ہیں۔" مکمل ماخذ: منیر کمال اے، ڈاکٹر اور فہیم الاسلام، ڈاکٹر۔ اقتصادی تبدیلی کے پروگرام کو آگے بڑھانا: پاکستان میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی صنعت کا خاکہ۔ Rep. no. TA-7137(PAK). N.p: ایشیائی ترقیاتی بینک۔ پرنٹ۔

پولی ایسٹر اسٹیپل فائبر (پی ایس ایف) کی عالمی پیداوار کا 80 فیصد سے زائد چین، بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ، یہ امر حیران کن نہیں ہے کہ یہ ممالک مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائلز کے سرفہرست برآمد کنندگان ہیں۔[3] مصنوعی ریشے والی پولی مرز (جیسے polyethylene terephthalate یا PET) کی تیاری ایک جاذب سرمایہ اور ٹیکنالوجیکل کام ہے اور اس کے لیے کیمیکل کی ایک مکمل طور پر مربوط صنعت کی موجودگی ضروری ہے۔[4] تاہم، اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف مکمل ملکی قدری کڑی رکھنے والے ممالک ہی مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائلز برآمد کر سکتے ہیں۔ ویت نام، بنگلہ دیش اور کمبوڈیا مصنوعی ریشے کے ملبوسات بنانے کے لیے انسانی ساختہ مصنوعی ریشے، دھاگے اور کپڑا دیگر ممالک سے درآمد کرتے ہیں۔ درحقیقت، ویت نام امریکہ کو مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائل برآمد کرنے والا دوسرا بڑا ملک ہے (چین سب سے بڑا ملک ہے)، جس کے بعد بنگلہ دیش اور کمبوڈیا ہیں جن کی درجہ بندی بالترتیب 7ویں اور 11ویں ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں خام مال کی مناسب دستیابی کے ساتھ، پاکستان بھی مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل مارکیٹ میں شاندار کارکردگی دکھا سکتا تھا۔[5] تاہم، جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے، ملکی پالیسیاں اور مارکیٹ کی صورت حال اس ابھرتی ہوئی منڈی میں ملک کی بھرپور شرکت میں رکاوٹ رہی ہیں۔

برآمدات مخالف رویہ

کیمیکل صنعت کے مقامی اشیاسازوں کو تاریخی طور پر بلند تحفظ یافتہ نرخ حاصل رہے ہیں، بالخصوص پاک صاف ٹیریفتھالک ایسڈ (پی ٹی اے) اور پولی ایسٹر اسٹیپل فائبر (پی ایس ایف) جیسی مصنوعات کے لحاظ سے۔ اس ضمن میں، ماضی میں 99-1998ء میں درآمدات پر 25 فیصد ٹیرف کا عائد کیا جانا سب سے اہم اقدام تھا؛ یہی وہ سال تھا جب انسانی ساختہ ریشوں میں ملکی ریشے کا استعمال (22 فیصد کے ساتھ) عروج پر تھا۔[6] زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسی سال کے دوران انسانی ساختہ ریشوں پر مبنی ٹیکسٹائل نے عالمی ٹیکسٹائل منڈی میں غلبہ حاصل کرنا شروع کیا۔ بہرحال، اگلے پانچ برسوں تک ٹیرف کی بلند شرح نافذ رہی جس کے دوران پاکستان میں مصنوعی ریشے کا استعمال

---

3 مثلاً، امریکہ میں انسانی ساختہ ٹیکسٹائل کے درآمدی اجزا میں ان کا مشترکہ حصہ 68.2 فیصد ہے۔

4 خاص طور پر پیٹرولیم ریفائننگ کے پروسیس سے حاصل ہونے والے ہائیڈروکاربنز (جیسے نیفتھا اور ایتھائلین) سے قیمتی مرکبات (olefins) حاصل کرنے کے لیے انہیں مزید اجزا میں تقسیم کیا جاتا ہے، جنہیں پھر مختلف قسم کے پولی مرز بنانے کے لیے پروسیس کیا جاتا ہے۔ اگرچہ پاکستان نے ملک میں پیٹرولیم ریفائننگ کی صنعت کو ترقی دی ہے لیکن اس کے پاس مذکورہ ہائیڈروکاربنز کو مزید اجزا میں تقسیم کرنے کی سہولتیں موجود نہیں۔

5 چونکہ پاکستان میں پولی ایسٹر فائبر اور دھاگوں کے تیارکنندگان صرف 3 ہیں، لہٰذا، اس کی طلب پوری کرنے کے لیے ملک درآمد شدہ خام مال پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔

6 پاکستان میں سوتی ٹیکسٹائل ملبوسات کے شعبے: صورتِ حال اور دشواریاں: سیز ربی کوروریٹن، عبدالسلام، ظفر الطاف، ڈیوڈ آرڈین، اور رینو ڈیوینا، نکولس مینوٹ، حنا نازلی۔

رک گیا۔ تاہم، 2003ء میں ٹیرف کم کرکے 20 فیصد کیا گیا تاکہ مصنوعی ریشوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی ہو سکے اور صنعت میں مسابقت کو مہمیز ملے۔ 06-2005ء کے بجٹ کے نفاذ پر اس ٹیرف کو کم کرکے بالآخر 6.5 فیصد کر دیا گیا(**شکل خ 2.1**)۔

شکل خ 2.1: پاکستان میں انسانی ساختہ اسٹیپل فائبر کی درآمدات کے رجحانات کی توضیح(کوڈ55)

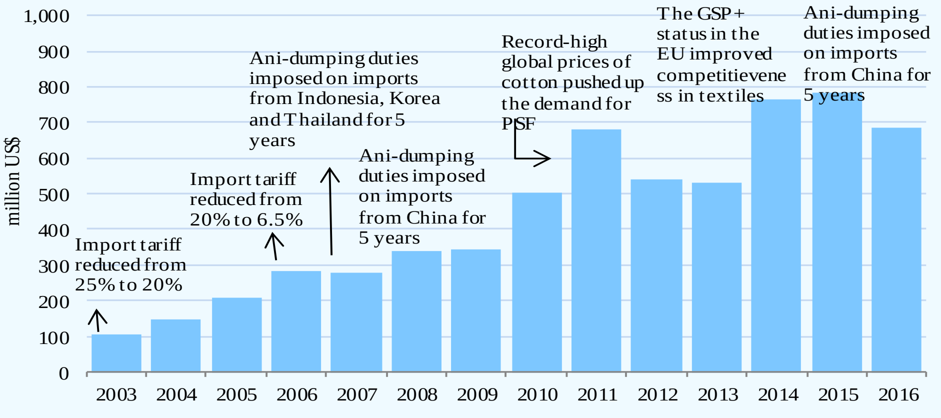

Data source: Pakistan Bureau of Statistics; National Tariff Commission; and Ministry of Commerce

تاہم، ٹیرف پر اس چھوٹ کا نفاذ یکساں طور پر نہیں کیا گیا۔ اس کی عکاسی پٹ سن کے گچھوں اور فائبرز جیسے خام مال کے مقابلے میں تیار مصنوعات کو حاصل زیادہ تحفظ سے ہوتی ہے۔ یہ بڑھتا ہوا ٹیرف ملکی پیداکاروں کو فائدہ پہنچاتا ہے لیکن اس کے نتیجے میں ملکی منڈی کے دیگر روابط کمزور ہوتے ہیں اور مسابقت اور تنوع میں رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ پاکستان جنوب ایشیائی آزاد تجارتی خطے (سافٹا) کے ممالک کو ٹیرف پر کچھ رعایت دیتا ہے، لیکن یہ بہت مؤثر نہیں: جنوب ایشیائی آزاد تجارتی خطے میں بھارت وہ واحد ملک ہے جو انسانی ساختہ ریشے بناتا ہے اور بھارت کے ساتھ تجارت خاصی محدود ہے۔[7] اسی طرح پاک چین آزاد تجارتی معاہدے کے تحت مصنوعی ریشے کی بیشتر مصنوعات پر رعایتی نرخوں کا اطلاق نہیں ہوتا (یہ اشیا معاہدے کی "بغیر رعایت" فہرست میں شامل ہیں)۔ اس کی وجہ سے پاکستان کی درآمدات، بالخصوص خام ریشوں کی طرف مرتکز ہے، جبکہ علاقائی ممالک جیسے ویتنام، کمبوڈیا مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل کی پوری قدری زنجیر درآمد کر رہے ہیں(**شکل خ 2.2**)۔ کسٹم ٹیرف کے علاوہ، بڑے رسد کاروں پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹیز عائد کرنے سے بھی مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل خام مال کی درآمدات میں خلل پیدا ہوا ہے۔

[7] درحقیقت، پولی ایسٹر فائبر اور دھاگے ان 1209 اشیا میں شامل ہیں جو مشرقی ہمسائے سے تجارت کی منفی فہرست کا حصہ ہیں۔

شکل خ 2.2: ممالک میں انسانی ساختہ ریشے کی قدری زنجیر کی درآمدات (2016ء)

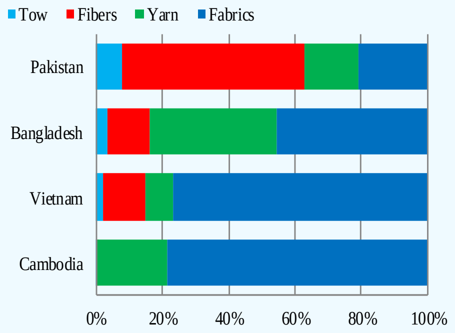

Data source: International Trade Center

مصنوعی ریشے کے خام مال کے ٹیرف کی ساخت کے دیگر ممالک کے ساتھ ایک سرسری موازنے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اہم فریق قدرِ اضافی بر آمدات میں سستے خام مال کی بھاری مقدار میں درآمد کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جبکہ پاکستان اب بھی اپنی ملکی قدری زنجیر کا تحفظ کر رہا ہے (**جدول خ 2.1**)۔ دیگر ممالک کے مقابلے میں صرف پاکستان ہی مصنوعی ریشے درآمد کر رہا ہے اور وہ بھی بہت بلند ٹیرف کی شرح پر۔ جیسا کہ حامد اور نبی (2017ء) لکھتے ہیں، " عالمی رجحانات تقاضا کرتے ہیں کہ مسابقتی رہنے کے لیے پاکستانی فرمز کو 50:50 کے آمیزے کی سمت پیش رفت کرنی چاہیے۔ مصنوعی ریشوں سے بنے دھاگے یا کپڑوں کی درآمد پر بلند ڈیوٹیاں بھی فرمز کے لیے اپنی مصنوعات کی رینج کو متنوع بنانے یا نئے معیاری گاہکوں تک پہنچنے میں رکاوٹ ہیں"۔

ملکی پولی ایسٹر صنعت کو دستیاب تمام تر تحفظ کے باوجود یہ سوال اپنی جگہ اہم ہو جاتا ہے کہ ملکی صنعت کیوں زیادہ ترقی نہیں کر رہی۔ ٹیرف کی اضافے پر مبنی ساخت (اور اس کے نتیجے میں بلند پیداواری لاگتیں) دیگر ممالک سے قدرِ اضافی کی حامل پولی ایسٹر مصنوعات کی غیر رسمی تجارت میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔ مصنوعی ریشے کی سستی مصنوعات کی ملک میں آمد کے لیے صنعت کے بڑے فریق خاص طور پر افغان ٹرانزٹ ٹریڈ روٹ کے کردار کو نمایاں کرتے ہیں۔

حالیہ اقدامات اور پالیسی سفارشات

جنوری 2017ء میں حکومت نے (وزارتِ ٹیکسٹائل کی سفارش پر) مصنوعی ریشوں سے بننے والی کئی مصنوعات (ایکریلک، وسکوس اور نائلون)، جو مقامی طور پر نہیں بنائی جاتیں، کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی معاف کر دی۔ جیسا کہ **جدول خ 2.2** میں دکھایا گیا ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران ان اشیا کی درآمد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

تاہم، دیگر (اور غالباً عام استعمال ہونے والے) ریشوں، جیسے پولی ایسٹر کے لیے حکومت نے کسٹم ڈیوٹی 7 فیصد رکھی جو مقامی اشیا سازوں کے تحفظ کی پالیسی کا حصہ ہے۔ تیار ملبوسات کے بر آمد کنندگان کو ریلیف دینے کے لیے حکومت نے مقامی طور پر تیار کردہ مصنوعی ریشے کے ساتھ ساتھ درآمد شدہ ریشے پر بھی درآمد کی بنیاد پر (بوقتِ بر آمد) ڈیوٹی ڈرابیک کی اجازت دی۔ اب یہ طریقہ کار مکمل طور پر نافذ کر دیا گیا ہے۔

جدول خ 2.1: مختلف ممالک میں انسانی ساختہ ریشے کی متنوع مصنوعات پر ٹیرف کی ساخت

	پاکستان	ترجیحی سلوک	بنگلہ دیش	ترجیحی سلوک	ویتنام	ترجیحی سلوک	کمبوڈیا	ترجیحی سلوک
مصنوعی دھاگہ (سلائی کے دھاگے کے علاوہ)، جو خردہ فروخت کے لیے نہیں رکھا گیا، بشمول 67 ڈیسی ٹیکس سے کم مصنوعی یک تار دھاگہ: آمیزشی سوت: نائلون یا دیگر پولیمائیڈ کا، جس کے ایک دھاگے کی پیمائش 50 ٹیکس (540233) سے زائد ہے۔	11 فیصد	ملائشیا اور سری لنکا کے لیے صفر فیصد؛ چین اور سافٹا کے لیے 5 فیصد	10 فیصد	سافٹا کے لیے 3 فیصد	صفر فیصد	نہیں ہے	صفر فیصد	نہیں ہے
مصنوعی دھاگہ (سلائی کے دھاگے کے علاوہ)، جو خردہ فروخت کے لیے نہیں رکھا گیا، بشمول 67 ڈیسی ٹیکس سے کم مصنوعی یک تار دھاگہ: ساختی سوت: پولی ایسٹر کا (540233)	11 فیصد	سافٹا (SAFTA) کے لیے 5 فیصد	25 فیصد	نہیں ہے	ایم ایف این 3 فیصد؛ نان ایم ایف این 4.5 فیصد	کوریا، اے اے این زیڈ ایف ٹی اے، آسیان، یوریشیائی اقتصادی اتحاد کے لیے صفر فیصد اور جاپان کے لیے ایک فیصد	صفر فیصد	نہیں ہے
مصنوعی اسٹیپل ریشے، دھنائی، چھنٹائی یا اسپننگ کیے بغیر: پولی ایسٹرز کے: بن پولی ایسٹرز کے (550320)	7 فیصد	سافٹا کے لیے 5 فیصد	5 فیصد	سافٹا کے لیے صفر فیصد	ایم ایف این 2 فیصد؛ نان ایم ایف این 3 فیصد	آسیان، چین، اے اے این زیڈ ایف ٹی اے، کوریا، یوریشیائی اقتصادی اتحاد کے لیے صفر فیصد اور جاپان کے لیے ایک فیصد	صفر فیصد	نہیں ہے
مصنوعی اسٹیپل ریشے، دھنائی، چھنٹائی یا اسپننگ کیے بغیر: ایکریلک یا موڈ ایکریلک (550330)	صفر فیصد	سافٹا کے لیے 5 فیصد	5 فیصد	سافٹا کے لیے صفر فیصد	صفر فیصد	نہیں ہے	صفر فیصد	نہیں ہے
مصنوعی اسٹیپل ریشے، دھنائی، چھنٹائی یا اسپننگ کیے بغیر: وسکوس ریون کا (550410)	صفر فیصد	نہیں ہے	5 فیصد	سافٹا کے لیے صفر فیصد	صفر فیصد	نہیں ہے	صفر فیصد	نہیں ہے
مصنوعی اسٹیپل ریشے، دھنائی، چھنٹائی یا اسپننگ کیے بغیر: دیگر (550490)	صفر فیصد	سری لنکا صفر فیصد	5 فیصد	سافٹا کے لیے صفر فیصد	صفر فیصد	نہیں ہے	صفر فیصد	نہیں ہے
اسٹیپل ریشوں کا مصنوعی دھاگہ (سلائی کے دھاگے کے علاوہ)، جو خردہ فروخت کے لیے نہیں رکھا گیا، 85 فیصد یا زائد وزن کا حامل (550921)	11 فیصد	سافٹا کے لیے 5 فیصد	10 فیصد	نہیں ہے	ایم ایف این 5 فیصد؛ نان ایم ایف این 7.5 فیصد	آسیان، چین، اے اے این زیڈ ایف ٹی اے، کوریا، یوریشیائی اقتصادی اتحاد کے لیے صفر فیصد؛ بھارت کے لیے 2 فیصد اور جاپان کے لیے ایک فیصد	صفر فیصد	نہیں ہے
مصنوعی اسٹیپل ریشے کا بُنا ہوا کپڑا: 85 فیصد یا زائد وزن کے حامل مصنوعی اسٹیپل ریشے: رنگے ہوئے (551612)	16 فیصد	سافٹا کے لیے 5 فیصد؛ سری لنکا کے لیے صفر فیصد	25 فیصد	نہیں ہے	ایم ایف این 12 فیصد؛ نان ایم ایف این 18 فیصد	آسیان، چین، کوریا، یوریشیائی اقتصادی اتحاد کے لیے صفر فیصد؛ بھارت اور چلی کے لیے 8 فیصد اور اے اے این زیڈ ایف ٹی اے کے لیے 5 فیصد	7 فیصد	آسیان اور چین صفر فیصد؛ بھارت اور کوریا کے لیے 5 فیصد

ماخذ: عالمی مرکز برائے تجارت

اگرچہ یہ اقدام تیار ملبوسات کی تیاری میں ان ریشوں کا استعمال بڑھانے میں معاون ثابت ہو گا لیکن فرمز کے رقم کے بہاؤ میں بہتری لانے کے لیے ڈرابیک کی ادائیگی کا طریقہ کار آسان بنانے کی ضرورت ہے ۔ صرف انسانی ساختہ مصنوعی ریشے ہی نہیں بلکہ دیگر تمام خام مال (جہاں برآمدکنندگان باز ادائیگی کے اہل ہوں)، کے لیے بھی لاگت اور تاخیر خاصے پریشان کُن ہوتے ہیں۔ ایک تخمینے کے مطابق، یہ واپسی کے دعووں کی مالیت کے کم از کم 10 فیصد پر مشتمل ہوتے ہیں۔[8]

جدول خ 2.2: جولائی تا جنوری کے دوران مصنوعی ریشے کی درآمد، جس پر ایس آر او/(1) 39/2017ء کی رو سے کسٹم ڈیوٹی معاف کی گئی تھی۔

ہزار امریکی ڈالر

		م س17ء	م س18ء	فیصد تبدیلی
55031100	ارامدکا	3,153	8,485	169.1
55031900	دیگر	646	940	45.5
55033000	ایکریلک یا موڈایکریلک	6,760	15,368	127.4
55039000	بغیر دھنائی کا مصنوعی دھاگہ	713	762	6.9
55041000	وسکوس ریون کا	129,698	160,030	23.4
55049000	بغیر دھنائی کیے دیگر ریشے	27,402	39,955	45.8
55063000	دھنے ہوئے ایکریلک ریشے	835	3,214	284.8

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اگرچہ بعض مصنوعی ریشوں کی درآمدات پر ڈیوٹیوں کے استثنٰی سے مثبت نتائج حاصل ہو رہے ہیں، تاہم اس کے ثمرات کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ملک میں ریشوں کے آمیزے کے حوالے سے بامقصد پیش رفت کرنی ہے تو حکومت پولی ایسٹر ریشے اور دھاگوں کے لیے ہر قسم کی تحفظ پسند پالیسیوں پر غور کر سکتی ہے۔[9] آخر میں ملکی صنعت میں انسانی ساختہ ریشوں کے استعمال میں اضافے کے لیے ٹیرف پر مبنی پالیسی اقدامات اسی وقت مؤثر ہوں گے جب اسمگل شدہ اشیا کی آمد میں کمی ہو جائے۔

8 "مسابقتی تیار ملبوسات بنانے کے لیے پالیسیوں کا نفاذ" حتمی رپورٹ، بین الاقوامی مرکزِ برائے نمو، جنوری 2017ء، ایف–37211-پاک-1۔

9 فی الحال، ریشے کے دھاگے کی درآمد پر برآمدکنندگان 11 فیصد کسٹم ڈیوٹی اور 5 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں۔